پروگرام نمبر : 11 نومبر 2023ء

پروگرام

تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے
اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ (66:7)

قیادت تربیت

تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔سب انصار کو جمع کر کے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

PROGRAMME No. : 11 NOV 2023

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ..................................ضلع............................صوبہ..................

بتاریخ:....................بروز..........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درسِ حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

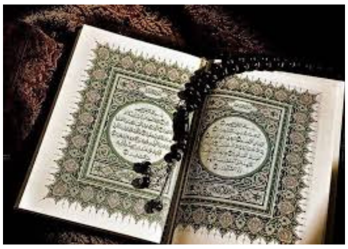

تلاوت کلام پاک

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (ابراھیم 41,42) وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا
قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (الفرقان 75) رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
۝ (الاحقاف 16)

ترجمہ:

(اے) میرے رب! مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا۔ (اے) ہمارے رب! (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما۔ (اے) ہمارے رب! جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجیو۔ اور وہ لوگ بھی (رحمن کے بندے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

اولاد کے لئے دعا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرماں بردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 560-563)

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے ان شاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ

مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

خدا نے چار لڑکے اور یہ دُختر	عطا کی ، پس یہ اِحساں ہے سراسر
یہ کیا اِحساں ترا ہے بندہ پرور	کروں کس منہ سے شکر اے میرے داور
اگر ہر بال ہو جائے سُخَن ور	تو پھر بھی شکر ہے اِمکاں سے باہر
کریما! دور کر۔ تو اِن سے ہر شر	رحیما! نیک کر۔ اور پھر معَمّر
بنا ان کو نِکو کار و خردمند	کرم سے اِن پہ کر راہِ بدی بند
تو خود کر پرورش اے میرے اَخوَند	وہ تیرے ہیں ہماری عمر تا چند
یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی	فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الْاَعَادِی
مرے مولیٰ مری یہ اَک دعا ہے	تری درگاہ میں عجز و بُکا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے	ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے	وہ سب دے اُن کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بَحرُ الاَیَادی	فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الْاَعَادِی

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

درس حدیث

دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ کَدُعَاءِ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ

باپ کی دُعا اپنے بچے کے حق میں ایسے ہی مقبولیت کا درجہ رکھتی ہے جیسے نبی کی دُعا اپنی امت کے لئے۔
(الجامع الصغیر ابن سیوطی، ابن ماجہ)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”حضرت مریم علیہ السلام ... کے منہ سے یہ بات سن کر کہ اللہ سب کچھ دیتا ہے، یہ نعمتیں بھی اللہ نے ہی دی ہیں، حضرت زکریا علیہ السلام کے دل پر چوٹ لگی اور انہوں نے خیال کیا کہ جب واقعہ یہی ہے کہ ہر چیز اللہ دیتا ہے اور ایک بچی بھی یہی کہہ رہی ہے تو میں تو سمجھدار اور تجربہ کار ہوں، مَیں کیوں نہ یقین کروں کہ ہر چیز خدا ہی دیتا ہے۔ چنانچہ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ۔ یہ جواب سن کر حضرت زکریا علیہ السلام کو توجہ ہوئی کہ مَیں بھی اپنی ضرورت کی چیز خدا تعالیٰ سے مانگوں۔ میرے گھر میں بھی کوئی بچہ نہیں۔ اگر مریم کی طرح میرے گھر میں بھی بچہ ہوتا اور مَیں اس سے پوچھتا کہ یہ چیز تمہیں کس نے دی ہے اور وہ کہتا کہ خدا نے، تو جس طرح مریم کی بات سن کر میرا دل خوش ہوا ہے، اسی طرح اپنے بچے کی بات سن کر میرا دل خوش ہوتا۔ پس حضرت مریم علیہا السلام حضرت یحییٰ کی پیدائش کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرانے کا ایک محرک ہو گئیں اور اس طرح بالواسطہ طور پر جہاں خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے ماتحت حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت مسیحؑ کے ارہاص کے طور پر آئے، وہاں حضرت مریم علیہا السلام جو حضرت مسیحؑ کی والدہ تھیں، حضرت یحییٰ کی پیدائش کے لئے ارہاص بن گئیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ کی دعا سنی اور اُن کے گھر میں بچہ پیدا ہو گیا۔“ (تفسیر کبیر جلد پنجم۔ صفحہ ۱۱۹)

اس دعا کی برکت سے جو بیٹا عطا ہوا، اُس کی خوبیاں سورۂ مریم کی تیرھویں آیت سے لے کر سولھویں آیت تک بیان کی گئی ہیں۔ آگے فرماتے ہیں:

”یہ کیسی لطیف دعا ہے اور کس طرح دعا کے چاروں کونے اس میں پورے کر دئے گئے ہیں۔ اس دعا کو اگر ہم اپنے الفاظ میں بیان کریں تو اس کی یہ صورت ہوگی کہ: ”اے میرے خدا! میرے اندرونی قویٰ مضمحل ہو گئے ہیں، میرا بیرونی چہرہ مسخ ہو گیا ہے، مَیں ہمیشہ سے ہی تیرے الطاف خسروانہ کا عادی ہوں۔ اس لئے مایوسیاں اور ناکامیاں مَیں نے کبھی دیکھی نہیں۔ ناز کرنے کی عادت مجھ میں پیدا ہو چکی ہے۔ رشتہ دار میرے بُرے اور موت کے بعد گدّی سنبھالنے کے منتظر۔ بیوی میری بیکار۔ ان سب وجوہ کے ساتھ مَیں مانگنے آیا ہوں اور کیا مانگنے آیا ہوں۔ یہ مانگنے آیا ہوں کہ اے میرے خدا! تُو مجھے بیٹا دے۔ ایسا بیٹا دے جو میرا ہم خیال اور دوست ہو، ایسا بیٹا دے جو میرے بعد تک زندہ رہنے والا اور میرے خاندان کو سنبھالنے والا ہو اور ایسا بیٹا دے جو میرے اخلاق اور آلِ یعقوب کے اخلاق کو پیش کرنے والا ہو، گویا صرف میرے نام کو ہی زندہ نہ کرے بلکہ اپنے دادوں پردادوں کے نام کو بھی زندہ کر دے اور پھر وہ انسانوں ہی کے لئے باعثِ خوشی نہ ہو، بلکہ اے میرے ربّ! وہ تیرے لئے بھی باعثِ خوشی ہو۔“ (تفسیر کبیر جلد پنجم۔ صفحہ ۱۲۵)

ملفوظات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام

بچوں کے لئے دعا اور عملی اصلاح

’’جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خداترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی ہوگا جب تک کہ وہ اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔‘‘

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱،ملفوظات جلد ا صفحہ ۵۶۰)

’’جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اَور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے.... اولاد چیز کیا ہے؟ بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں۔پھر اگر فرمانبردار بھی ہوں تو دکھ اور تکلیف کے وقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔ذرا سا پیٹ میں درد ہو تو تمام عاجز آجاتے ہیں۔نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ، نہ ماں، نہ کوئی اَور عزیز۔اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرک لازم آئے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ {اِنَّمَآ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ} (التغابن:۱۶) اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں۔دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کُل اولاد جو مرچکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانے کا خیال بھی کرے گا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر بُرا مناتا ہے وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز، روزہ بھی کسی کام کے نہیں۔‘‘

(الحکم ۲۲ر اگست ۱۹۰۸،ملفوظات۔جلد پنجم۔صفحہ ۶۰۲، ۶۰۳)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

والدین کا سب سے بڑا فرض ہے کہ
آخری سانس تک بچوں کے نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں

یہاں میں ضمناً ذکر کر دوں۔ گو ضمناً ہے مگر میرے نزدیک اس کا ایک حصہ ہی ہے کہ اگر والدین کی دعا اپنے بچوں کے لئے اچھے رنگ میں پوری ہوتی ہے تو وہاں ایسے بچے جو والدین کے اطاعت گزار نہ ہوں ان کے حق میں برے رنگ میں بھی پوری ہو سکتی ہے۔ تو ماں باپ کی ایسی دعا سے ڈرنا بھی چاہیے۔ بعض بچے جائیداد یا کسی معاملے میں والدین کے سامنے بے حیائی سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مختلف لوگ لکھتے رہتے ہیں اس لئے یہ عجیب خوفناک کیفیت بعض دفعہ سامنے آجاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایسے بچوں کو اس تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ماں کے لئے تو خاص طور پر حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ تمہارے سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ماں ہے۔

یہ جو قرآن حکیم کا حکم ہے کہ والدین کو اف نہ کہو یہ اس لئے ہے کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حق مارا جا رہا ہے یا تمہارے ساتھ ناجائز رویہ اختیار کیا ہے ماں باپ نے۔ تب بھی تم نے ان کے آگے نہیں بولنا ورنہ کسی کا دماغ تو نہیں چلا ہوا کہ ماں باپ کے فیض بھی اٹھا رہا ہو اور ماں باپ اس بچے کی ہر خواہش بھی پوری کر رہے ہوں تو ان کی نافرمانی کرے یا کوئی نامناسب بات کرے.... تو جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے بہت سے ماں باپ اپنے بچوں کی نافرمانیوں کا ذکر کرتے ہیں اپنے خطوط میں۔

اس ضمن میں والدین کا جہاں فرض ہے اور سب سے بڑا فرض ہے کہ پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک بچوں کے نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ان کی جائز اور ناجائز بات کو ہمیشہ مانتے نہ رہیں اور اولاد کی تربیت اور اٹھان صرف اس نیت سے نہ کریں کہ ہماری جائیدادوں کے مالک بنیں جیسا کہ میں آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں اس کا ذکر کروں گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بچوں کو بھی خوف خدا کرنا چاہیے کہ ماؤں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ باپوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ کل کو ان کے بچے ان کے سامنے اسی طرح کھڑے ہو جائیں کیونکہ آج اگر یہ نہ سمجھے اور اس امر کو نہ روکا تو پھر یہ شیطانی سلسلہ کہیں جا کر رکے گا نہیں اور کل کو یہی سلوک ان کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے اور احمدیت کی اگلی نسل پہلے سے بڑھ کر دین پر قائم ہونے والی اور حقوق ادا کرنے والی نسل ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2003ء)

منظوم کلام

حضرت مصلح موعودؓ

ہر اک ان میں سے ہو شمعِ ہدایت

خدایا اے مرے پیارے خدایا	الٰہ العالمیں ربّ البرایا
ہو سب میرے عزیزوں پر عنایت	ملے تجھ سے انہیں تقویٰ کی خلعت
کلام اللہ پر ہوں سب وہ عامل	نگاہوں میں تری ہوں نفس کامل
بس اک تیری ہی ان کے دل میں جا ہو	نہ دیکھیں غیر کو کوئی ہو کیا ہو
محبت تیری اُن کے دل میں رچ جائے	ہر اک شیطان کے پنجے سے بچ جائے
علومِ آسمانی ان کو مل جائیں	دلوں کی اُن کے کلیاں خوب کھل جائیں
ترا الہام بھی ہو اِن پہ نازل	ترا اکرام بھی ہو ان کے شامل
کریں تیرے فرشتے ان سے باتیں	معارف کی بہیں سینوں میں نہریں
ہر اک ان میں سے ہو شمعِ ہدایت	بتائے اک جہاں کو رازِ قدرت
دلوں کو نور سے ہوں بھرنے والے	ہوں تیری رہ میں ہر دم مرنے والے
برائی دشمنوں کی بھی نہ چاہیں	ہمیشہ خیر ہی دیکھیں نگاہیں
بنیں ابلیس نافرماں کے قاتل	لوائے احمدیت کے ہوں حامل

تقریر: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (الفرقان 75)

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے

اولاد کے لئے دعا کرنے کی ضرورت و اہمیت

[آج خاکسار اس پُر رونق مجلس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک خطبہ جمعہ میں سے کچھ حصہ بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔]

سورہ الفرقان کی آیت نمبر 75 ویں کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں دعا کی صورت میں مومنوں کو کچھ ہدایات عطا فرمائی گئی ہیں۔ ان میں سے دو کی طرف میں خصوصیت کے ساتھ آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ فرمائی گئی کہ مومن اپنے رب سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے آقا! تو ہی ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا فرما اور دوسری درخواست یہ کی گئی کہ آنکھوں کی ٹھنڈک کا یہ سامان کچھ اس رنگ کا ہو کہ ہم متقیوں کے سربراہ بنیں۔ متقیوں کے پیشوا کہلائیں۔ متقیوں کے آباء واجداد بن کر تاریخ میں چمکیں۔ فاسق اولاد پیچھے نہ چھوڑ کر جائیں۔

اس میں پہلی قابل توجہ بات تو یہ ہے کہ ہم آنکھوں کی ٹھنڈک کی جو دعا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس دعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! ہماری اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر آنکھوں کی ٹھنڈک، آنکھوں کی حقیقی ٹھنڈک، آنکھوں کی وہ ٹھنڈک جو دراصل ذکر کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اولاد متقی بن جائے۔ اور کسی کو اس سے زیادہ آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی اولاد کو متقی دیکھ لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے بے ساختہ اور پیارے انداز میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ایک دعا کی شکل میں اپنے رب کے حضور عرض کرتے ہیں

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا   جب آئے وقت میری واپسی کا   (درثمین)

کہ اے میرے آقا! آخری نگاہ جو میری اپنی اولاد پر پڑ رہی ہو وہ ایسی ہو کہ میں ان کو متقی حالت میں دیکھ کر دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ سب سے زیادہ معراج آنکھوں کی ٹھنڈک کا اس وقت انسان چاہتا ہے جب وہ زندگی کے انجام تک پہنچ کر آخری نگاہیں ڈال رہا ہوتا ہے۔

توحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا خلاصہ یوں بیان فرمایا:

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا جب آئے وقت میری واپسی کا (درثمین)

پس سب سے پہلے تو جماعت احمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ہم لوگ نیک اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے بنیں۔ فاسق اور بد اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے نہ بنیں۔ اور یہ چیز دعا کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ نصیحت دعا ہی کے رنگ میں ہمیں سکھائی گئی ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ دعائیں کروگے تو اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کرسکوگے۔ اگر محض اپنی تربیتوں پر انحصار کروگے یا اپنی کوششوں پر بھروسہ کروگے تو یہ اعلیٰ مقصد تمہیں نصیب نہیں ہوگا۔

پس بہت دعا کرنی چاہئے اپنی اولاد کیلئے۔ اور دعا صرف بچوں کی پیدائش کے بعد ہی نہیں، پیدائش سے پہلے بھی کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ تو انبیاء نے ایسی دعائیں کیں کہ سینکڑوں سال بلکہ ہزاروں سال بعد آنے والوں کیلئے بھی انہوں نے دعائیں کیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خانہ کعبہ کی عمارت کو استوار کرتے ہوئے، اٹھاتے ہوئے آنحضرت سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جو دعائیں کیں وہ ہزاروں سال بعد میں پیدا ہونے والے ایک بچہ ہی کیلئے تو دعا تھی۔ پس صرف یہی نہیں کہ اپنی اس اولاد کیلئے دعائیں کریں جو آپ کے سامنے حاضر کے طور پر پیش ہو چکی ہو بلکہ اس اولاد کیلئے بھی دعائیں کریں جس کا کوئی وجود ابھی نہیں بنا۔ اس اولاد کے لئے بھی دعائیں کریں جو نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتی چلی جائے گی اور قیامت تک آپ کی ذریت کے طور پر دنیا میں باقی رہے گی۔ تو ان سب کے لئے تقویٰ کی دعا کو اولیت دیں اور سب سے زیادہ اسی دعا کی طرف توجہ کریں۔

دوسری بات میں یہ بیان کرنی چاہتا ہوں کہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا میں اسلامی نظریۂ قیادت پیش کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام میں قیادت اور سرداری کا تصور دنیا کی دوسری قوموں کے قیادت اور سرداری کے تصور سے بالکل مختلف ہے۔ محض قوموں کی سرداری عطا ہو جانا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اگر فاسقوں، بدکاروں، بے عمل لوگوں کی سرداری نصیب ہو تو وہ سرداری بجائے فخر کے ایک لعنت بن جاتی ہے۔ چنانچہ فرعون کو جس قوم کی سرداری نصیب ہوئی وہ اس کے لئے بھی لعنت تھی اور قوم کے لئے وہ سرداری لعنت بن گئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سرداری کو اہمیت محض تقویٰ کے اوپر ہے۔ اگر متقی لوگ تمہارے پیچھے ہوں گے، اگر متقی لوگ تمہارے پیروکار بنیں گے تو اس سرداری کو قابل توجہ قابل فخر، قابل فخر تو نہیں کہہ سکتے مگر اس لائق ہے کہ اللہ کے حضور دعائیں کرکے ایسی سرداری حاصل کی جائے۔ یہی سرداری ہے جس کی دنیا و آخرت میں اللہ کی نظر میں کوئی قیمت ہے۔ اس کے سوا سیادت اور قیادت کے کوئی بھی معنے نہیں.....

پس حقیقت میں خدا تعالیٰ کے ہاں قیمت اقدار کی ہوا کرتی ہے، تعداد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور وہی تعداد باعث برکت ہوتی ہے جو اعلیٰ اقدار کے نتیجہ میں خودبخو دنصیب ہو جایا کرتی ہے۔ جب کسی قوم میں زندہ رہنے کے قابل قدریں پیدا ہو جائیں، جب تقویٰ کا معیار بلند ہو جائے تو اتنی عظیم الشان مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ باہر کی دنیا کی تعداد خودبخو د کھنچتی چلی آتی ہے اور تقویٰ والوں کے ساتھ آ کر ہم آہنگ ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی تقدیر ظاہر ہوتی ہے اور عددی غلبہ بھی نصیب ہو جاتا ہے۔ مگر اس عددی غلبہ کی قیمت، اس کی حیثیت محض یہ ہے کہ اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب ہو تو قدر کے لائق ہے اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب نہ ہو تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی....

پس ہمیں دوسری دعا یہ بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ کی نظر میں ہم متقیوں کی وہ جماعت ہوں جن کے مقابل پر اللہ کی نظر میں دنیا کی ہر دوسری چیز قربان کئے جانے کے لائق ہو اور دنیا میں یہ ایک عظیم الشان معجزہ رونما ہو کہ متقیوں کی یہ جماعت جو ساری کائنات کی سردار مقرر کی گئی ہے، یہ ساری دنیا کی خادم بن کر، ان پر نچھاور ہوتے ہوئے، ان کے لئے قربانیاں کرتے ہوئے، ان کی بھلائی کیلئے دعائیں کرتے ہوئے ان کو اپنی ذات میں ضم کرتی چلی جائے۔

پس ہمیں یہ بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ یہ سعادت جو اللہ تعالیٰ نے آج کے زمانہ میں ہمیں نصیب فرمائی کہ ہم وہ قوم ہیں جو خدا کی نمائندگی کر رہے ہیں، ہم وہ قوم ہیں جو خدا کی نظر میں زندہ رکھنے کے لائق ہیں اور ہمارے مقابل پر کوئی عددی اکثریت کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی، ہم اپنی اس حیثیت کو نہ بھولیں کہ یہ سرداری دراصل خدمت کے لئے عطا ہوئی ہے بنی نوع انسان کی بہبود کی خاطر عطا ہوئی ہے ان پر راج کرنے کے لئے نہیں، ہاں دلوں پر راج کرنے کے لئے ہے۔ دلوں کو فتح کرنے کے لئے ہے۔ ان پر پیار اور عشق اور محبت کی حکومت کرنے کیلئے ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رنگ میں، اس اصطلاح میں جس اصطلاح میں قرآن باتیں کرتا ہے، ہمیں سیادت عطا فرمائے اور ہمیشہ یہ سیادت قائم اور دائم رکھے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جون 1982ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ